نمبر ۲۳ | مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۲۰ اگست خفیف بخار ہو گیا۔ مگر آج (۲۱ اگست) حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرض میں بفضلِ ایزدی بہت کچھ تخفیف ہے۔ آپ کی علالت کی خبر سُنکر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شملہ سے تشریف لے آئے۔ حضرت بیگم صاحبہ کو ۲۱ اگست درد قولنج پتہ کی سخت تکلیف ہو گئی۔ اور کئی گھنٹہ تک درد کے باعث سخت بے چینی رہی۔ آخر مارفیا کے ٹیکہ سے آرام آیا۔ اب پہلے کی نسبت تکلیف میں تخفیف ہے۔ احباب حضرت ام المومنین اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مرزا عمر بیگ صاحب نے ۱۸ اگست اپنے نو تعمیر مکان کی خوشی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور قریباً ایک سو دوسرے اصحاب کو دعوت دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامور من اللہ کی صداقت کے آثار اور نشانات

"ایک وہ وقت تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کی نقل فرماتا ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اور رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔ وہ زمانہ کہاں۔ کہ دو آدمی ثابت کرنے مشکل ہیں۔ اور یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ فوجیں کی فوجیں آ رہی ہیں۔ قبل از وقت کہ جیسا کہا تھا وہ کر دیا۔ اور کر رہا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں عجیب ہے۔ اگر کوئی سمجھنے والا ہو۔ تو اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے موافق کیا۔ اور جس طرح رسل آتے ہیں۔ وہ اسی طرح پہچانے جاتے ہیں۔ مجھے انہی آثار اور نشانات کے ساتھ شناخت کرو۔ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وہ خدا کی محکم ہدایات کے خلاف نہیں کرتے۔ ایسا نہیں کہ حرام کو حلال یا حلال کو حرام کر دیں۔ دوسرے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں۔ کہ وہ ضرورت کا وقت ہوتا ہے تیسرے یہ کہ تائید الٰہی کے بدوں نہیں ہوتے۔ صریح نظر آتا ہے۔ کہ خدا تائید کرتا ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ سچائی کے تین ہی راہ ہیں۔ اول نصوص قرآنیہ و حدیثیہ۔ دوسرے عقل۔ تیسرے خدا تعالیٰ کے تائیدات۔ ان تینوں ذریعوں سے جو چاہے۔ ہم سے ثبوت لے۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

احمدیہ کور ٹریننگ میں شامل ہونے والے اصحاب

احمدیہ کور ٹریننگ میں شامل ہونے والے اصحاب کو بہت جلد اپنے ناموں سے حضرت میرزا شریف احمد صاحب کو اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ یکم ستمبر سے قبل آنے والے اصحاب کی تعداد کا اندازہ لگا کر ضروری انتظامات کئے جاسکیں۔ نیز نمونہ کی قمیض اور نکر کی قیمت دو روپے ہوگی وردی کی یہ دونوں چیزیں یہاں سے خریدنی چاہئیں۔ اور ان کے متعلق بھی اطلاع دے دینی چاہیئے۔ تاکہ جلد سے جلد تیار کرائی جاسکیں۔

مشرقی بنگال میں تبلیغی جلسہ

۹ر اگست کو جماعت احمدیہ گھٹورا نے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں اطراف و جوانب کے غیر احمدی احباب کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ مولوی سید سعید احمد صاحب مبلغ مشرقی بنگال نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے معیار صداقت پر محققانہ لیکچر دیا۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا عصر سے مغرب تک بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کے مولوی سید سعید احمد صاحب مدلل جواب دیتے رہے خاکسار نجابت اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گھٹورا۔

دہاڑی پولیس کے خلاف جلسہ

جماعت احمدیہ ملتان نے ۱۴ر اگست کو ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کیں:-

(۱) یہ جماعت اس رویہ پر دلی رنج و غصہ کا اظہار کرتی ہے جو موضع دہاڑی کی پولیس اور سب انسپکٹر نے اختیار کیا۔ باوجودیکہ مسلمانوں اور سکھوں میں مناظرہ کے شرائط تحریری طور پر طے ہوگئے تھے سب انسپکٹر مذکور نے مولوی حسن دین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کو دو بار بلا کر بدزبانی کی۔ اور انہیں اس بات پر مجبور کیا۔ کہ مناظرہ نہ کرائیں۔

(۲) جماعت احمدیہ اس پر سخت پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور حکام بالا سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس پر فوری ایکشن لیا جائے۔

(۳) اس جلسہ کی کارروائی حکام متعلقہ اور پریس کو بھیجی جائے۔

تصحیح — شیخ غلام احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ صدر گوگیرہ نے صبرے نکاح کا اعلان ۱۷ فروری ۱۹۳۲ء کے پرچہ

"الفضل" میں کرایا تھا۔ جس میں حق مہر بجائے ۵۰۰ روپے کے ۱۵ صد شائع ہوگیا ہے۔ اس کی اب اصلاح کرائی جاتی ہے۔ خاکسار سید محمد حسین زیدی۔ صدر گوگیرہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے کو دیوانہ بلی نے کاٹ لیا تھا۔ جو کسولی میں زیر علاج ہے۔ خاکسار اور خاکسار کا چھوٹا لڑکا بھی شک کی وجہ سے علاج کرا رہے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد الدین۔

۲۔ میرا بھتیجا یعقوب علی خاں سکنہ چک نمبر ۵ شمالی تحصیل بھلوال اپنے والد مرحوم کی جگہ ذیلدار ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار فضل الٰہی خاں نمبردار ٹلونڈی موسےٰ خاں

۳۔ میری اور عزیز بابو ضیاء الحق خاں صاحب کی لڑکیوں کو کالی کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار فیض الحق خاں ڈلہوزی

۴۔ میں سخت مالی مشکلات میں ہوں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ رفع کر دے۔ خاکسار محمد صدیق احمدی۔ جلال پور جٹاں۔ گجرات

۵۔ میری لڑکی سخت بیمار ہے۔ اس کے لئے دعائے صحت کی جائے خاکسار عبدالحی۔ لاہور

۶۔ میرے ایک عزیز جو ایم۔ ایس۔ سی کے ہونہار طالب علم ہیں۔ ایک مقدمہ میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے ان کو نجات دے خاکسار شیخ احمد محمود۔ لاہور

۷۔ خاکسار کے والد صاحب بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عبدالقدوس احمدی مالاباری

۸۔ میری والدہ ماجدہ رحلت کر گئی ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رہلوان خان آف کیرنگ از موسی بنی ضلع سنگھم

۹۔ میری اہلیہ ۱۶ر اگست کو فوت ہوگئی ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار احمد علی از چھٹے

سکھوں کی دھمکیاں اور مسلمان

انہیں دھمکا رہے ہیں خالصے جنگی ترانوں سے
وزیر ہند کا اعلان اور غصہ مسلماں پر
یہ ناممکن ہے دب جائینگے مسلم ان کی شورش سے
شجاعت ہے مسلماں کی نہیں گر تمکو آگاہی
ہزاروں بار ہم نے نقشۂ عالم بدل ڈالا
رہے ہیں جو کہ پیدائش سے تلواروں کے سائے میں
مسلمانو! اٹھو خم ٹھونک کر میدان میں اترو

رہا کرتا ہے خائف خوف بھی جن پہلوانوں سے
فساد انگیزیاں کرتے ہیں کن حیلوں بہانوں سے
یونہی سر پھیرتے ہیں خالصہ جی ان چٹانوں سے
تو جا کر پوچھ لو اس راز کو تاریخ دانوں سے
ہے زندہ نام جرأت کا ہماری داستانوں سے
بھلا ڈر جائیں گے وہ آج اخباری بیانوں سے
دکھا دو ہاتھ سے کر کے جو کہتے ہو زبانوں سے

(شاکر)

اعلان نکاح

میاں عبدالحمید پسر مستری سلطان محمد صاحب کا نکاح مسماۃ نذیر بیگم بنت بدرالدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ سے بعوض دو صد روپے مہر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ خاکسار سراج دین خادم مسجد اقصےٰ قادیان

دعائے مغفرت

میری اہلیہ خانم جان صاحبہ ۱۶ر اگست کو وفات پاگئیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد خاں بالاکوٹ

مسلمانان میرپور کی طرف سے شکریہ کے تار

کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی کوششوں سے ملزموں کی رہائی

مندرجہ ذیل تار پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مسلمانان میرپور کی طرف سے موصول ہوئے:-

۱۔ کرم شاہ و چن شاہ وغیرہ قتل کے مقدمہ میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوشش سے بری ہوگئے۔ مسلمانان میرپور کی طرف سے اپنے وکیل کی کامیابی پر شکریہ قبول فرمائیں۔

۲۔ چوہدری یوسف خان صاحب پلیڈر کی سرگرم کوششوں سے چھ اشخاص جو ڈکیتی کے جرم میں ماخوذ تھے۔ بری ہو گئے اس عظیم الشان کامیابی پر ہماری طرف سے دلی شکریہ اور مبارکباد قبول فرمائیں۔

۳۔ راجوری میں چار نمبرداروں اور ایک ذیلدار کے بھتیجے پر تین مقدمات دائر ہیں۔ ہر ایک مقدمہ تین الزاموں پر مشتمل ہے۔ قاضی عبدالحمید صاحب پلیڈر کی کوشش سے تین چار الزامات سے وہ بالکل بری کر دیئے گئے ہیں۔ اور ایک دو الزام کی بناء پر اب مقدمہ چل رہا ہے۔ شمس کاشمیری اسسٹنٹ سکرٹری کشمیر کمیٹی۔

ریاست بہاولپور میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ

۲۰ر اگست کو عبدالرزاق صاحب احمدی کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ پیش ہوا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات کے فتوے باز علماء مدعو ہیں۔ مدعا علیہ کی طرف سے جناب چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل موجود ہیں۔ ۲۰۔ اگست ایک دیوبندی مولوی کے بیان پر مولانا شمس صاحب نے زبردست جرح کی۔ مقدمہ جاری ہے۔ تفصیل انشاء اللہ تعالےٰ پھر درج کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

وزیر اعظم کے اعلان کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کی فتنہ انگیزی

مسلمانوں کے خلاف بلاوجہ شور و شر

سرکاری اعلان

فرقہ دارانہ تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق نہ صرف ذمہ وار یورپین افراد نے قبل از وقت کہدیا تھا۔ کہ وہ کسی فرقہ کے لئے قابل اطمینان نہیں ہوگا۔ بلکہ خود سرکاری اعلان میں بھی اس کا اعتراف کیا گیا تھا۔ اور یہ کہکر اہل ہند کو اس تصفیہ کے منظور کر لینے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ تمام اقوام کے مطالبات حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ناممکن ہے۔ کہ ان کو پورا کیا جاسکے۔ اور اس بارے میں جو تصفیہ ہوگا۔ ممکن ہے۔ کسی کو مطمئن نہ کر سکے۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم نے تصفیہ کا اعلان کرتے ہوئے جو بیان شائع کیا ہے اس میں بھی یہ ذکر موجود ہے۔ کہ یہ سکیم اقوام ہند میں سے کسی ایک کے بھی پورے مطالبات پر حاوی نہیں ہے۔

مسلمانوں میں بے چینی

ان حالات میں مسلمانوں میں بھی اس تصفیہ کی وجہ سے بے چینی اور اضطراب کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ان کے کم از کم مطالبات بھی مکمل طور پر اس لئے پورے نہیں کئے گئے کہ دوسری اقوام کے حد سے بڑھے ہوئے مطالبات پورے کرنے کی حکومت برطانیہ کو کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

وزیر اعظم کا اعلان اور مسلمان

خود ہندو بھی جانتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم کے اس اعلان نے مسلمانوں کی سابقہ حالت میں کوئی نمایاں فرق نہیں پیدا کیا بلکہ ان کے لئے بھی یہ نقصان رساں ہے۔ اور بعض تو علی الاعلان یہ کہہ بھی رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر چنتامنی سابق منسٹر ایجوکیشن یوپی اور موجودہ پریذیڈنٹ آل انڈیا لبرل فیڈریشن نے نمائندہ پریس کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"اگرچہ ظاہر اطور پر مسلمانوں کو زیادہ نیابت اور خاص تحفظات دیئے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ان کی حالت وہی رہے گی۔ جو آج کل ہے"

پھر کہا:-

"بطور ایک ہندو کے میں اس نقصان کو سمجھتا ہوں۔ جو میرے فرقہ کو پہنچایا گیا ہے۔ لیکن بطور ایک قوم پرست کے میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ تصفیہ تمام فرقوں کے لئے مساوی طور پر نقصان دہ ہے" (پرتاپ ۲۰ اگست)

ہندو اخبارات کی فتنہ انگیزی

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ خود ہندوؤں کے نزدیک اس اعلان میں مسلمانوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ بلکہ ان کے حق سے بھی انہیں محروم رکھا گیا ہے۔ اور یہ اعلان ان کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ دوسرے فرقے اپنے لئے خیال کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہندو اور سکھوں کی طرف سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے ساتھ ہی مسلمانوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تحریریں شائع کی جا رہی ہیں۔ اور ملک کے امن وامان کو برباد کرنے کی شرمناک کوششیں انتہا کو پہنچائی جا رہی ہیں۔

"پرتاپ" کی اشتعال انگیزی

ہندو اخبارات جس طرح بدامنی اور فتنہ انگیزی کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے اقتباسات سے لگ سکتا ہے۔ "پرتاپ" (۱۸ اگست) لکھتا ہے:-

"اس بدقسمت ملک کے نصیبوں میں امن نہیں لکھا۔ کانگرس تو پولیٹیکل طور پر اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے گی۔ ہندو اور سکھ فرقہ دارانہ حیثیت میں ہندو سے تو مجھے کچھ امید نہیں۔ ہاں خالصہ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ وہ گورنمنٹ پر کتنا دباؤ ڈال سکے گا۔ ہندو اور سکھ اپنی بات منوا سکیں یا نہ۔ بے چینی تو قائم رہے گی"

ان الفاظ میں نہ صرف سکھوں کو بدامنی کے لئے اکسایا گیا ہے۔ بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کے متعلق یہ بھی کہہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں امن قائم نہیں ہونے دیں گے۔ اور ان کی وجہ سے بے چینی قائم رہے گی۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ سکھوں سے مخاطب ہو کر لکھتا ہے:-

"آپ کے شکوک درست نکلے۔ مسلمانوں کا کمیونل (فرقہ وارانہ) راج قائم ہو جائے گا۔ آپ کے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بے انصافی ہوئی ہے۔ مجھے آپ سے اس بے انصافی میں دلی ہمدردی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آپ نے جو حلف لیا ہوا ہے۔ آپ اس پر قائم رہیں گے۔ اس فیصلے کے خلاف آپ کی طرف سے زوردار پروٹسٹ ہوگا۔ اتنا زبردست کہ گورنمنٹ کو مجبور ہو کر اپنا فیصلہ بدلنا پڑے۔ .... آپ کی روایات بہت شاندار ہیں۔ امید ہے۔ کہ آپ ان پر قائم رہیں گے"

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سکھوں کو جو پہلے ہی اندھا دھند حد اعتدال سے آگے بڑھے جا رہے ہیں پچکار کر۔ اور اشتعال دلا کر آمادہ فساد کیا جائے۔ اور ہندو بیٹھے تماشہ دیکھتے رہیں۔

"ملاپ" کی شرارت

اسی طرح ایک دوسرا ہندو اخبار "ملاپ" لکھتا ہے:-

"پنجاب میں ایک زبردست تحریک جاری ہونی چاہیئے۔ جو کسی قسم کے فرقہ دارانہ نظام حکومت کو پنجاب میں رائج نہ ہونے دے اور حکومت کے لئے بھی اور مسلمانوں کے لئے بھی یہ ناممکن ہو جائے کہ وہ فرقہ وارانہ نظام حکومت کو جاری کر سکیں .... پنجاب کو فرقہ وارانہ زہر سے بچانے کا یہی طریقہ ہے۔ اور اگر اس پہلو میں کوئی کوتاہی کی گئی۔ تو یقیناً پنجاب فرقہ وارانہ آگ کے شعلوں میں بھسم ہو جائے گا"

گویا اگر اس نظام حکومت کو جس کا اعلان وزیر اعظم نے کیا ہے۔ پنجاب میں ناممکن العمل نہ بنا دیا گیا۔ اور حکومت نے اسے واپس نہ لے لیا۔ تو ہندو اور سکھ فرقہ وارانہ آگ اس زور شور سے بھڑکائیں گے۔ کہ اس کے شعلوں میں پنجاب بھسم ہو جائے گا۔

"ملاپ" نے صرف پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو ہی پنجاب میں نظام حکومت کو درہم برہم کرنے کی تحریک نہیں کی۔ بلکہ تمام ہندوستان کے ہندوؤں کو اس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"پنجاب کو بچانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان کو بچایا جائے اگر پنجاب میں فرقہ وارانہ آگ جلتی رہی۔ تو ہندوستان اسکی حرارت سے بے قرار رہے گا۔ اور ہمیشہ تڑپتا رہے گا۔ اس لئے

پنجاب سے باہر کے ہندوؤں کا بھی فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے فرض کو پہچانیں اور اس وقت پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کی امداد کریں۔ اور پنجاب کو فرقہ پرستی کی لعنت سے بچانے کی جو مہم پنجاب والے جاری کریں۔ اس کو پورے طور پر نشوونما دیں"

ہندو لیڈروں کا طریق عمل

یہ تو ہندو اخبارات کی اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کا نمونہ ہے۔ ہندو لیڈر بھی اسی شغل میں مشغول ہیں۔ راجہ نریندرا ناتھ فرماتے ہیں:۔

"ہندو اور سکھ اپنی جگہ پر مستحکم رہیں گے۔ اور اپنے جائز حقوق کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہو گی۔ کریں گے"

چودھری ویدبرت نے آریہ سوراجیہ سبھا کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"جس طرح بنگالیوں نے تقسیم بنگال کے وقت کیا تھا۔ اسی طرح پنجاب کا ہندو بھی پنجاب میں ایک محشر بپا کر دے گا"

یہ بطور نمونہ ایک دو حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر ہندو لیڈر اشتعال انگیزی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قدم مار رہا ہے:

سکھوں کے بیانات

سکھوں کی حالت اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے جو خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکی دینے کی وجہ سے خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ سکھوں کو مخاطب کر کے اعلان کیا ہے کہ

"گورو کے ہر سکھ کو قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ گورنمنٹ پر اتنا زور ڈالا جانا چاہیئے۔ کہ وُہ سیدھی راہ پر آجائے"

سردار سنت سنگھ ایم۔ ایل۔ اے نے حکومت کی بجائے مُسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے:۔

"میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو سخت ناکامی کا مُونہہ دیکھنا پڑے گا۔ سکھ اپنی تکالیف اور قربانیوں سے آپ کے اندر انسانیت کا جذبہ پیدا کریں گے"

گویا سکھ مسلمانوں کو انسانیت سے ہی خارج سمجھتے ہیں۔ اور اپنی فتنہ انگیزیوں سے ان کو انسان بنانا چاہتے ہیں:

ہندوؤں کی وطن اور سچائی سے دشمنی

ہندوؤں اور سکھوں کی یہ حرکات اس درجہ تشویشناک ہو رہی ہیں۔ کہ بعض ہندو اخبارات بھی ان کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں اور ملک میں فتنہ و فساد ہونے کا خطرہ ظاہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ "بندے ماترم" لکھتا ہے:۔

"پنجاب کے ہندو۔ اور سکھ لیڈر غرور و غصہ میں ہوں گے۔ کہ ان کی اقلیتوں سے وُہ سلوک نہیں ہؤا جو سلوک دوسری اقلیتوں سے دوسری جگہ ہوا ہے۔ لیکن اس غصہ میں انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلم راج قائم ہو گیا۔ اس طرح کے گمراہ کن الفاظ سے عوام کو مشتعل کرنا وطن اور سچائی سے دُشمنی ہے۔ مُسلم راج۔ اور سکھ راج اور ہندو راج انگریز کے ذریعہ قائم نہیں ہوتے۔ بلکہ خود اپنی طاقت سے ہو سکتے ہیں۔ جو راج مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے فیصلہ سے وجود میں آتا ہے وُہ سوائے برطانی امپیریلزم کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ان کے دل میں کوئی رنج ہو۔ کہ اس فیصلہ سے ان سے بے انصافی ہوئی۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ فیصلہ ان کے ہمسایہ مسلمانوں نے صادر نہیں کیا۔ بلکہ برطانی امپیریلزم کے نمائندے نے کیا ہے اور ناانصافی کا موجب اسی امپیریلزم کو سمجھا جا سکتا ہے۔ نہ کہ پنجاب کے مسلمانوں کو"

فیصلہ کی ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے

غرض اس بات کو تو خود انصاف پسند ہندو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم نے جس فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں کو شکایت ہے۔ کہ ان کے ساتھ پورا انصاف نہیں کیا گیا۔ لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے۔ تو اس فیصلہ کی ذمہ داری حکومت برطانیہ پر بھی عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ہندو اور سکھ اس کے ذمہ وار ہیں۔ جنہوں نے باوجود مسلمانوں کی بار بار آمادگی کے آپس میں سمجھوتہ نہ کیا۔ اور اس لئے نہ کیا۔ کہ وُہ اپنی دھمکیوں قانون شکنیوں اور فتنہ انگیزیوں سے اپنی منشاء کے مطابق فیصلہ کرا سکیں:

باہمی سمجھوتہ سے اعراض

اب بھی جبکہ حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر اہل ہند آپس میں متفقہ طور پر تصفیہ کر لیں۔ تو حکومت اسی تصفیہ کو نافذ کر دے گی۔ وُہ باہمی سمجھوتہ کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اور اس کی بجائے مسلمانوں کو دھمکیاں دینے اور حکومت کے انتظام کو درہم برہم کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ یہ حالت نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہندوؤں سکھوں کی وطن پرستی کے دعاوی کی حقیقت ظاہر کر رہی ہے:

مسلمانوں کا طریق عمل

بے شک مسلمانوں کو بھی اس تصفیہ کے متعلق شکایات ہیں جس کا وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ اور وہ اپنی شکایات کے ازالہ کے لئے جدوجہد بھی کریں گے۔ لیکن یہ جدوجہد آئینی ہو گی۔ تاکہ ملک کا امن خطرہ میں نہ پڑے۔ ہندوؤں۔ اور سکھوں کو بھی اگر اپنے وطن کی بہتری منظور ہے۔ تو مصالحانہ روش اختیار کرنی چاہیئے۔ عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے فتنہ و فساد کی بنیاد نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ طریق خود ان کے لئے بھی فائدہ رساں نہیں ہے:

حکومت پنجاب کے ایک وزیر کی مذموم روش

ہندوؤں میں حکومت کی مخالفت کا جذبہ اس درجہ بڑھا ہوا ہے۔ کہ کانگرسی اور مہا سبھائی ہندو تو الگ رہے۔ ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ ایسا انسان بھی جو حکومت پنجاب کا وزیر ہے۔ کئی ہزار روپیہ ماہوار حکومت کے خزانہ سے وصول کرتا ہے۔ حکومت نے اپنے صیغہ کے متعلق سیاہ و سفید کے تمام اختیارات اسے دے رکھے ہیں۔ اور اس کی تباہ کن پالسی کی حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس نے بھی وزیر اعظم کے اعلان کے خلاف بے حد زہر اگلا ہے۔ اور یہاں تک کہدیا ہے۔ کہ تازہ اصلاحات زہر کا ایک پیالہ ہے۔ جس میں وزیر اعظم نے اپنے تازہ اعلان کے ذریعہ اور زہر بڑھا دیا ہے:

ایک طرف تو یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ وزیر اعظم کے اعلان کو اہل ہند میں قبولیت حاصل ہو۔ اور دوسری طرف حکومت پنجاب کا ایک وزیر اس بارے میں انتہائی نفرت اور کشیدگی پیدا کر رہا ہے۔ باوجود وزیر اعظم کے یہ کہدینے کے کہ جب تک متعلقہ جماعتیں آپس میں کسی سمجھوتہ پر نہ پہونچیں گی۔ گورنمنٹ فیصلہ میں کوئی ترمیم نہ کرے گی۔ وزیر مذکور یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ "جب تک پنجاب کے متعلق فیصلہ میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔ امن قائم نہیں ہو گا" (دیو پرتاپ ۱۹ اگست)

گویا وزیر اعظم کے اعلان کو بدامنی پیدا کرنے کا موجب قرار دے کر ان لوگوں کی کھُلم کھُلا حمایت کی گئی ہے۔ جو حکومت کو بدامنی پھیلانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور فیصلہ میں ترمیم کرانے کے اس طریق کو کلیۃً نظر انداز کرتے ہوئے جو وزیر اعظم نے پیش کیا ہے۔ بدامنی کے ذریعہ تغیر کرانے کی طرف راہ نمائی کی گئی ہے:

گورنمنٹ پنجاب کے ایک وزیر کی یہ روش نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور اس قدر حیرت انگیز ہے۔ کہ "پرتاپ" کو بھی یہ لکھنا پڑا ہے:۔

"پنجاب کے ایک وزیر ہوتے ہوئے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے جن سخت الفاظ میں وزیر اعظم کے ثالثی فیصلہ کی مذمت کی ہے۔ وُہ ان ہی کا حصہ ہے"

جب ایک وزیر وزیر اعظم کے فیصلہ کی اس قدر مذمت کر رہا ہے۔ کہ اس میں تغیر کرانے کے لئے بدامنی کی دھمکی دے رہا ہے۔ تو دوسرے ہندوؤں کی روش کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیا حکومت پنجاب اپنے اس وزیر کو اس قسم کی امن شکن حرکات کی اجازت دے کر ملک معظم کی حکومت اور برٹش ایمپائر کے وزیر اعظم کے اعلان کی ہتک گوارا کرے گی۔ اور اپنے وزیر کی آتش فشانی کا کوئی انسداد نہ کرے گی۔ جو ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ کے خلاف کی جا رہی ہے:

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کی انبیائے سابقین سے مماثلت

انبیاء علیہم السلام میں مماثلت

اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت معلوم کرنے کا ایک معیار قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے۔ قل ما کنت بدعاً من الرسل اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو کہدے۔ میں رسولوں میں سے کوئی نیا نہیں ہوں۔ یعنی میں بھی ویسا ہی رسول ہوں۔ جسطرح کے پہلے آئے یعنی ہر نبی اسی منہاج پر مبعوث ہوتا ہے۔ جس پر اس سے پہلے انبیاء آ چکے ہوں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک نبی جن اصول کے ماتحت راستباز ثابت ہو۔ دوسرا ان پر پورا نہ اترے۔ اگر ایک معیار کے رو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ تو یقیناً اسی معیار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت ثابت ہو سکیگی۔ اور باقی تمام انبیاء بھی اسی معیار پر پورے اتریں گے ؎

اعتراضات کا تکرار

دوسرا معیار اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو کچھ تجھے منکرین کی طرف سے کہا جا رہا ہے یہی کچھ تجھ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا۔ یعنے کہ نبی پر ہمیشہ مخالفین کی طرف سے ایسے اعتراضات ہوتے ہیں۔ جو پہلے انبیاءؑ پر بھی ہو چکے یا ان پر بھی وارد ہو سکتے ہیں ؎

خلاصہ کلام

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو معیار بیان فرمائے ہیں۔ پہلا یہ کہ سچے انبیاء ہمیشہ ایک ہی منہاج پر آتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ سچے انبیاء پر اکثر وہی اعتراضات مخالفین کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ جو پہلے انبیاء پر بھی پڑتے ہیں ؎

اب ہم انہی معیاروں کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر غور کرتے ہیں ؎

پہلے معیار کے رو سے حضور کی انبیائے ماسبق سے مماثلت اتنی بین اور واضح ہے۔ کہ اس پر کسی طویل بحث کی حاجت نہیں

پہلی مماثلت

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب ھل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فاسقون یعنی اہل کتاب سے کہہ دو۔ کہ تم ہمیں کیوں برا سمجھتے ہو۔ کیا اسی لئے کہ ہم خدا پر اور اس وحی پر جو ہماری طرف اور اس سے پہلے بھی نازل ہو چکی ایمان لاتے ہیں۔ یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے اہل کتاب اس لئے آپ کو اور آپ کے صحابہ رضؓ کو برا کہتے تھے کہ آپ کا ایمان تھا۔ خدا اب بھی وحی نازل کرتا ہے اور یہ کہ خدا نے آپ کو وحی والہام سے مشرف فرمایا۔ گویا دعویٰ نبوت اور الہام کے نازل ہونے کا دعویٰ مخالفین کی عداوت اور دشمنی کا موجب تھا ؎

بعینہٖ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا ہے۔ وہ صرف اس لئے مخالفت کر رہے ہیں۔ اور عداوت کی آگ میں جل رہے ہیں۔ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور یہ کہا۔ کہ خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے ؎

اس سے آپ کی مماثلت انبیاء سابقین سے اور آپ کے مخالفین کی مماثلت انبیاء کے منکرین سے ثابت ہو گئی

دوسری مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتیٰ اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ یعنے سچے انبیاء کی ہمیشہ عالمگیر مخالفت ہوتی ہے۔ وہ ستائے اور دکھ دیئے گئے۔ ان کی تکذیب کا دائرہ غیر معمولی وسعت اختیار کر گیا۔ لیکن وہ اپنے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر صبر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ خدا کی نصرت آ گئی۔ اور جو کچھ وہ خدا تعالےٰ سے الہام پا کر کہتے تھے۔ وہی پورا ہوا۔ یہی حالت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر آتی ہے۔ دنیا نے آپ کی تکذیب کی۔ آپ کو ستایا اور دکھ دیا یہاں تک کہ خدا نے کہا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا" مگر اس کے ساتھ ہی جو یہ فرمایا تھا۔ "لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"۔ اسے بھی پورا کر دیا۔ یعنی اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت آپ کی تائید ونصرت کی۔ اور باوجود مخالفین کی کثرت کے آپ کو کامیابی بخشی ؎

جب آپ نے دعویٰ کیا۔ آپ تن تنہا تھے۔ قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں نے بھی قطع تعلق کر لیا تھا۔ مگر جب آپ کا وصال ہوا۔ تو لاکھوں جاں نثار آپ کے خدام میں شامل تھے۔ اور روز بروز خدا کے فضل سے ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تیسری مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقالوا لولا نزل علیہ آیۃ من ربہ یعنی مخالفین انبیاء ہمیشہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ اس پر کوئی نشان کیوں نہیں اترتا۔ اور یہ ہمیں نشان کیوں نہیں دکھاتا خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے لاکھوں نشانات ظاہر فرمائے۔ مگر مخالفوں نے یہی کہا کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں بکثرت چمکتے ہوئے نشانات ظاہر کئے گئے مگر افسوس منکرین نے یہی کہا۔ مرزا صاحب نے کوئی نشان نہیں دکھایا۔ اسی طرح جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق لوگوں نے کہا۔ لولا نزل علیہ آیۃ من ربہ

چوتھی مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنٰھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون یعنی جب ہم نے اپنے رسول بھیجے۔ اور لوگوں نے ان کا انکار کر دیا۔ ان کے مخالف ہو گئے۔ تو ہم نے ایسے لوگوں کو عذاب کا مورد بنا دیا۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہم ان سے اپنے نبی کا انتقام لینا چاہتے تھے۔ نہ اس لئے کہ ان کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے تھے بلکہ اس لئے کہ تضرع اختیار کریں۔ گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آئیں ؎

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ عذاب قحط اور دوسری بلاؤں کی صورت میں ظاہر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد جب دنیا نے آپ کو رد کیا۔ اور آپ کی مخالفت کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے مختلف عذاب نازل کئے۔ جن سے سعید روحوں نے فائدہ اٹھایا۔ اور وہ آپ کی جماعت میں داخل ہو گئے۔

پانچویں مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل اللہ۔ اے دشمنو! راستہ میں بیٹھ کر لوگوں کو راہ حق سے مت روکو۔ وانظروا کیف کان عاقبۃ المفسدین یاد کرو۔ مفسدین کا انجام کیسا ہوا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آنے والے لوگوں کو بھی اسی طرح روکا جاتا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اور بعض اور لوگ قادیان اور بٹالہ کے درمیان کی سڑک پر بیٹھا کرتے تھے اور قادیان آنے والوں کو روکا کرتے۔ مگر جو کچھ ان کا انجام ہوا۔ وہ ظاہر ہے ؎

چھٹی مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واتل علیہم نبأ نوح اذ قال لقومہ یا قوم ان کان کبر علیکم مقامی وتذکیری بآیات اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لایکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الی ولا تنظرون۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دشمنوں سے کہا۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کردو۔ تا میرے وجود سے دنیا پاک ہو جائے۔ مگر تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

وان کنت کذابا کما ھوا زعمکم فکیدوا جمیعا لی ولا تنظرون

یعنے اگر میں ایسا ہی جھوٹا ہوں۔ جیسا تم سمجھتے ہو۔ تو مجھے متحدہ طاقت سے مٹا دو۔ مگر کسی کی طاقت نہ ہوئی۔ کہ وہ آپ کا بال تک بیکا نہ کر سکتا ؛

ساتویں مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلما جاءھم الحق من عندنا قالوا ان ھذا لسحر مبین۔ لوگ نبیوں کو ہمیشہ ساحر کہا کرتے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا:۔

"آپ کے پاس جو ہتھیار کام تزویر ہے۔ وہ صرف زبان کی چالاکی اور فقرہ بندی ہے" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۱۶)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب آتھم کی نسبت پیشگوئی کی گئی۔ تو کوئی کہتا تھا۔ کہ مرنا کیا انہونی بات ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب پہلے موت کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ کہ چھ ماہ تک فوت ہو جائیگا۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ بوڑھا ہے۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ کمزور ہے۔ موت کیا تعجب ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ جادو سے ماردیں گے۔ یہ شخص بڑا جادوگر ہے" (ضمیمہ انوار الاسلام)

آٹھویں مماثلت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعنٰھم الی حین۔ اس آیت کے مطابق جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے ڈر کر عذاب الٰہی سے نجات حاصل کر لی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مخالفین نے بھی خوف کھا کر ایک وقت تک عذاب سے مخلصی حاصل کر لی ؛

نویں مماثلت

اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت میں فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہٖ افلا تعقلون۔ مخالفین سے کہہ دے میں نے تم میں عمر کا بہت بڑا حصہ گزارا ہے کیا اس پر تم غور نہیں کرتے۔ کہ وہ کیسا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا۔

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۲)

دسویں مماثلت

جس طرح مخالفین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ابتر کہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ ان شانئک ھو الابتر کہ آپ کے دشمن ابتر ہوں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سعد اللہ لدھیانوی نے ابتر کہا۔ مگر خدا نے اس کو ابتر کر دیا۔ اور وہ ابتر ہو کر دنیا سے کوچ کر گیا۔ پھر جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام خدا نے اکناف عالم میں پھیلایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اور روحانی ذریت بھی اکناف عالم میں پھیل گئی۔ اور وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا۔ کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یہ مماثلتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ قل ما کنت بدعا من الرسل والے معیار کے ماتحت یقینی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے نبی ہیں

دوسرا معیار

دوسرا معیار اللہ تعالےٰ نے ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ معاندین کے اعتراضات ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں۔ اس معیار کے رو سے بھی اگر ہم غور کریں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت نہایت واضح طور پر ثابت ہے۔

پہلا اعتراض

عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کیونکر مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ جبکہ مسیح بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ وہی آسمان سے دوبارہ اتریں گے۔ ہم کہتے ہیں یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ وہی ہے۔ جو یہود نے مسیح ناصری پر کیا۔ ان کی کتاب مقدس میں لکھا تھا۔

"ایلیاہ بگولے میں ہو کر آسمان پر جاتا رہا" (۲ سلاطین ۲/۱۱)

پھر یہ بھی ذکر تھا:۔

"خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا" (ملاکی نبی کی کتاب ۴/۵)

مگر حضرت مسیح نے اس کا رد کیا۔ اور فرمایا:۔

"سب نبیوں نے توریت اور یوحنا تک نبوت کی چاہو تو مانو۔ ایلیاہ جو آنے والا تھا۔ وہ یہی ہے"۔ (متی ۱۱/۱۴)

گویا آپ نے یہ فرمایا۔ کہ ایلیاہ کی آمد ثانی سے مراد اس کے بروز اور مثیل کا آنا ہے۔ جو یوحنا نبی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ آسمان پر کوئی نہیں گیا۔ اور مسیح کے دوبارہ نزول سے مراد اس کی خو بو پر کسی مثیل مسیح کا آنا ہے۔ جو میں ہوں ؛

دوسرا اعتراض

ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ کیا امت کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب ہی رہ گئے تھے۔ کوئی اور مسیح موعود نہ بن سکتا تھا۔ یہی اعتراض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی ہوا۔ جبکہ مخالفین نے کہا لولا نزل ھذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔ یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کیا خوبی تھی۔ جو اس پر نازل کیا گیا ؛

تیسرا اعتراض

کہا جاتا ہے۔ مرزا صاحب تو وہ باتیں جو ہمارے آباؤ اجداد صدیوں سے مانتے چلے آئے ہیں۔ ہم سے چھڑانا چاہتے ہیں ہم کس طرح اپنے بزرگوں کو غلطی پر مان لیں۔ مگر یہ بھی وہی بات ہے۔ جو پہلے کہی گئی۔ کہ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاٰخرۃ ان ھذا الا اختلاق۔ ہم نے تو یہ باتیں پہلے نہیں سنیں یہ سب من گھڑت ہیں۔ اور یہ کہ بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا۔ ہم تو اپنے آباؤ اجداد ہی کی پیروی کریں گے۔

چوتھا اعتراض

ایک اعتراض یہ پیش کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب فوت ہو گئے۔ تو اس وقت بھی لوگوں نے کہا۔ کہ لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا خدا ان کے بعد کسی اور کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔ پھر یہی عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت موجود تھا۔ جیسا کہ سورہ جن میں آتا ہے۔ وظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا۔ پس جس طرح پہلے لوگوں کے خیالات انبیاء کے آنے سے باطل ہو گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے مخالفین احمدیت کے خیالات بھی باطل ثابت ہو گئے ؛

یہ چند ایک اعتراضات بطور مثال پیش کئے گئے ہیں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ وہ پہلے انبیاء پر بھی وارد ہو سکتے ہیں۔ پس اس معیار کے رو سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے مامور اور مرسل ثابت ہیں ؛

– – – – – ✻ – – – – –

نظارتوں کے اعلانات

۸ اکتوبر کو یوم التبلیغ منایا جائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل کے لئے جماعتیں تیاری شروع کردیں

امسال مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۲ء میں یوم التبلیغ منانے کے متعلق حسب ذیل فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ چونکہ اب اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ لہذا اس فیصلہ کو احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ تاکہ تمام احمدی احباب اپنی اپنی جگہ اس کام کے لئے تیاری کرسکیں۔ پہلی تجویز یہ تھی۔ کہ یوم التبلیغ جلسوں کی صورت میں منایا جائے۔ یا انفرادی طور پر تبلیغ کیجائے۔ ۸۰ نمائیندگان نے حضور کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کیا۔ کہ یوم التبلیغ جلسوں کی صورت میں منایا جائے۔ اور ۲۷۳ نمائیندگان نے انفرادی طور پر یوم التبلیغ منانے کے متعلق اپنا مشورہ پیش کیا۔

اس پر حضور نے ذیل کا ارشاد فرمایا:۔

"میں اکثریت کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں۔ جلسوں کے فوائد ہوتے ہیں۔ مگر احمدی بنانے کے لئے جس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوال وجواب ہوں۔ صرف تقریریں سننے والے کے لئے بسا اوقات وہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتے۔ جو اس کے دل میں کھٹکتے ہیں اور نہ جواب اس کے سامنے بیان ہوتے ہیں لیکن انفرادی تبلیغ میں ہر شخص اپنی تسلی کرا سکتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ محکمہ ایسے قواعد بنائے۔ کہ ہر احمدی اس دن تبلیغ میں مشغول ہو سکے۔ اور کوئی رہ نہ جائے۔ اس غرض کے لئے اس قسم کی فہرست بن جانی چاہیئے۔ جس کے متعلق مثال دیتا ہوں۔ کہ محکمہ ہر جماعت سے لسٹ مانگے۔ جس میں یہ درج ہو۔ کہ کتنے لوگ ایسے ہیں۔ جو گھر پر بلا کر دعوت یا چائے میں مدعو کر کے تبلیغ کرینگے کتنے ایسے ہیں۔ جو بازار میں کھڑے ہو کر تبلیغ کریں گے کتنے ایسے ہیں۔ جو شہر سے باہر جا کر تبلیغ کریں گے۔ کتنے ایسے ہیں۔ جو گاؤں میں تبلیغ کریں گے۔ جب اس قسم کی لسٹ بن جائیگی تو پھر اس کے مطابق کام دیکھا جائے۔ ورنہ انفرادی تبلیغ رہت کے نیچے ایسا بہنے والا پانی ہے۔ کہ جسکا پتہ بھی نہ لگے گا۔ چند احمدی تو تبلیغ کریں گے۔ اور باقی اس برہمن کی طرح جس نے پانی میں کنکر پھینک کر کہا تھا۔ تو راشنان سومو راشنان سمجھ لیں گے۔ کہ ان کی طرف سے بھی تبلیغ ہوگئی۔

پس جہاں انفرادی تبلیغ میں فوائد ہیں۔ وہاں بہت سے خطرات بھی ہیں۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے یوم التبلیغ مقرر کیا جا رہا ہے۔ وہی فوت ہو جائے۔ پس ایسی سکیم بنائی جائے کہ جس کے ماتحت نگرانی کی جاسکے۔ عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں۔ جو بہت اہم ہے۔ مگر ادھر توجہ نہیں کی گئی۔ اور وہ اہل ہنود میں تبلیغ اسلام ہے۔ ہم اس مثل پر عمل کر رہے ہیں۔ جو پنجابی میں ہے۔ مگر ایسی دلچسپ ہے۔ کہ اگر اردو زبان میں اس کی نقل کریں۔ تو اس کے لئے زینت کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انھاں ونڈے ریوڑیاں مڑ مڑ اپنیاں نوں یعنے اندھا ریوڑیاں بانٹے اور بار بار اپنے رشتہ داروں کو ہی دے۔ جب بھی تبلیغ کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جھٹ غیر احمدیوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ گو غیر احمدی بھی غیر ہیں۔ لیکن پھر بھی ان سے اشتراک کے موجبات موجود ہیں۔ اور بہت بڑے موجبات ہیں۔ غیریت کے موجبات بھی ہیں اور بہت بڑے موجبات ہیں۔ لیکن اشتراک کے موجبات بھی بہت اہم ہیں۔ اور ان میں اور ہندوؤں میں بہت فرق ہے

اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ بجائے ایک کے دو دن تبلیغ کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ایک دن احمدیت کی تبلیغ کے لئے۔ اور ایک اسلام کی تبلیغ کے لئے۔ اسلام کی تبلیغ سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اس موقعہ پر نہ کیا جائے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے ذریعہ۔ خواہ قرآن کریم کی خوبیوں اور حسن کے ذریعہ۔ خواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں اور نشانات کے ذریعہ۔ غرض جو بات مناسب موقعہ ہو۔ اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات ومعجزات کے ذریعہ ہندوؤں پر اسلام کی صداقت کا اثر ہوتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ اگر احمدیت کی ترقی اور سلسلہ کی خدمات کے ذریعہ اثر پڑتا ہو۔ تو اسے پیش کیا جائے۔ اور اگر پیشگوئیوں اور مسائل کے ذریعہ اثر پڑتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ غرض اس دن مخاطب ہندو ہوں۔ مسلمان نہ ہوں۔ ممکن ہے۔ بعض کا خیال ہو کہ دو دن ایسی تبلیغ کا انتظام کرنا مشکل ہوگا۔ مگر انتظام تو ایک دن کے لئے بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ اور جنہوں نے متعلقہ محکمہ کی آواز نہیں سنی۔ وہ ایک دن کے لئے بھی نہیں سنیں گے۔ اور جنہوں نے سنی ہے۔ وہ دو دن کے لئے بھی سنیں گے۔ پس میں دو دن مقرر کرتا ہوں یعنی ایک دن تو ایسا ہو۔ جبکہ اہل ہنود کو مخاطب کیا جائے سکھوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں دیگر مذاہب کے لوگ پائے جائیں۔ انہیں بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اور دوسرا دن غیر احمدیوں کے لئے مخصوص ہو۔ اس دن انہیں مخاطب کیا جائے۔ بہر حال ایک دن مسلمانوں کے لئے ہو۔ اور ایک دن غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے۔ خصوصیت سے ہندوؤں کو مخاطب کیا جائے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کرشن بھی قرار دیا ہے۔ اور بہت سے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ترقی کو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے پر منحصر رکھا ہے"

دوسری تجویز یہ تھی۔ کہ کتنے دن تبلیغ کے لئے مقرر ہوں اس پر حضور نے یہ فیصلہ فرمایا "چھ ماہ کے بعد ایک ایک دن تبلیغ کا منایا جائے"۔

تیسری تجویز یہ تھی۔ کہ کونسا موسم کونسا وقت مقرر ہو۔ اس پر حضور نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ "فروری یا مارچ۔ اور ستمبر یا اکتوبر کا کوئی دن مقرر کیا جائے"

احباب جماعت نے یہ فیصلہ پڑھ لیا ہے۔ یوم التبلیغ منانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۸ اکتوبر کا دن مقرر فرمایا ہے۔ ہر جماعت اور ہر احمدی کو اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے۔ وقت تنگ ہے۔ اور کام زیادہ۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اب یوم التبلیغ کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے اپنے مقامات پر تیاری شروع کردیں۔

جہاں جہاں تنظیم ہوچکی ہے۔ اس جگہ کے نائب مہتمان تبلیغ اپنے اپنے ضلع کے اندر اس خدمت کی سر انجام دہی کے ذمہ دار ہوں گے۔ پھر مبلغین سلسلہ احمدیہ میں سے ہر ایک مبلغ اپنے اپنے حلقہ کے اندر اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدیہ کور ٹریننگ کلاس

یہ کلاس ایک ماہ کے لئے ہوگی۔ جس میں وہ لوگ شامل ہونگے جو اپنی جماعتوں کو واپس جا کر سکھلائی کرا سکیں۔ یکم ستمبر کو یہ کلاس کھل جائیگی۔ بیرونجات سے آنیوالے دوستوں کے کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جائیگا۔ البتہ دوست حسب ضرورت بستر اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ وردی اور دیگر ضروریات بہر حال خود مہیا کرینگے۔ دوست اپنے ہاں وردی نہ بنوائیں۔ یہاں آنے پر ان کو وردی کا نمونہ دکھا دیا جائیگا۔ اس کے مطابق وہ وردی تیار کرا سکتے ہیں۔ ہر جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی سکھلائی کے لئے قادیان بھجوائے۔ یکم ستمبر کو سکھلائی

فرقہ وارانہ حل کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کا اعلان

(گزشتہ سے آگے)

(۴) صوبوں کی مجالس وضع قوانین میں نشستوں کی کیفیت یہ ہوگی (یہ اعداد صرف ایوان ہائے زیریں سے تعلق رکھتے ہیں)۔

مدراس

کل ارکان	۲۱۵	
ہندو	۱۳۴	(چھ عورتیں)
اچھوت	۱۸	
پس ماندہ علاقے	۱	
مسلمان	۲۹	(ایک عورت)
ہندوستانی عیسائی	۹	(ایک عورت)
اینگلو انڈین	۲	
یورپین	۳	
تجارت صنعت و حرفت، کان کنی - پلانٹنگ	۶	
بڑے زمیندار	۶	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۶	

بمبئی بہ شمول سندھ

کل ارکان	۲۰۰	
ہندو	۹۷	(پانچ عورتیں)
اچھوت	۱۰	
پس ماندہ علاقے	۱	
مسلمان	۶۳	(ایک عورت)
ہندوستانی عیسائی	۳	
اینگلو انڈین	۲	
یورپین	۴	
تجارت وغیرہ	۸	
بڑے زمیندار	۳	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۸	

بنگال

کل ارکان	۲۵۰	
ہندو	۸۰	(دو عورتیں)
مسلمان	۱۱۹	(دو عورتیں)
ہندوستانی عیسائی	۲	
اینگلو انڈین	۴	(ایک عورت)
یورپین	۱۱	
تجارت وغیرہ	۱۹	
بڑے زمیندار	۵	
یونیورسٹی	۲	
مزدور	۸	

صوبجات متحدہ

کل ارکان	۲۲۸	
ہندو	۱۳۲	(چار عورتیں)
اچھوت	۱۲	
مسلمان	۶۶	(دو عورتیں)
ہندوستانی عیسائی	۲	
اینگلو انڈین	۱	
یورپین	۲	
تجارت وغیرہ	۳	
بڑے زمیندار	۶	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۳	

پنجاب

کل ارکان	۱۷۵	
مسلمان	۸۶	(دو عورتیں)
ہندو	۴۳	(ایک عورت)
سکھ	۳۲	(ایک عورت)
ہندوستانی عیسائی	۲	
اینگلو انڈین	۱	
یورپین	۱	
تجارت وغیرہ	۱	
بڑے زمیندار	۵	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۳	

بہار و اڑیسہ

کل ارکان	۱۷۵	
ہندو	۹۹	(تین عورتیں)
اچھوت	۷	
پس ماندہ علاقے	۸	
مسلمان	۴۲	(ایک عورت)
ہندوستانی عیسائی	۲	
اینگلو انڈین	۱	
یورپین	۲	
تجارت وغیرہ	۴	
بڑے زمیندار	۵	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۴	

صوبجات متوسط بہ شمول برار

کل ارکان	۱۱۲	
ہندو	۷۷	(تین عورتیں)
اچھوت	۱۰	
پس ماندہ علاقے	۱	
مسلمان	۱۴	
اینگلو انڈین	۱	
یورپین	۱	
تجارت وغیرہ	۲	
بڑے زمیندار	۳	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۲	

آسام

کل ارکان	۱۰۸	
ہندو	۴۲	(ایک عورت)
اچھوت	۲	
پس ماندہ علاقے	۹	
مسلمان	۳۵	
ہندوستانی عیسائی	۱	
یورپین	۱	
تجارت وغیرہ	۱۱	
مزدور	۴	

صوبہ سرحد

کل ارکان	۵۰
مسلمان	۳۶
ہندو	۹
سکھ	۳
بڑے زمیندار	۲

بمبئی بصورت علیحدگی سندھ

کل ارکان	۱۷۵

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق وزیر اعظم کی تصریحات

وزیر اعظم انگلستان نے فرقہ وار حقوق کے فیصلے کے متعلق اپنی طرف سے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

نہ صرف وزیر اعظم کی حیثیت سے بلکہ ہندوستان کے ایک دوست کی حیثیت سے جس نے گذشتہ دو سال کے دوران میں اقلیتوں کے مسئلہ میں خاص دلچسپی لی ہے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت نے آج فرقہ وار نیابت کے متعلق جو نہایت اہم فیصلہ صادر کیا ہے۔ اس کے متعلق چند تصریحات عرض کر دوں۔

ہمیں کبھی ہندوستان کے فرقہ وار اختلافات میں مداخلت کرنے کی خواہش نہیں ہوئی۔ ہم نے گول میز کانفرنس کے دونوں اجلاسوں میں یہ امر بالکل واضح کر دیا تھا۔ اور ہم نے انتہائی کوشش کی تھی۔ کہ ہندوستانی اس مسئلہ کا ہی آپس میں فیصلہ کر لیں۔ ہم نے اول ہی سے محسوس کر لیا تھا۔ کہ یہ فیصلہ جو ہم صادر کر رہے ہیں۔ اس پر ہر قوم خالصۃً اپنے پورے مطالبات کے پیش نظر نکتہ چینی کرے گی۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ بالآخر ہندوستان کی ضروریات کی مصلحتیں غالب آجائینگی۔ اور تمام قومیں محسوس کریں گی۔ کہ انہیں اس جدید آئین کے چلانے میں باہم تعاون و اشتراک سے کام لینا بے حد ضروری ہے جس کے ماتحت ہندوستان برطانوی اتحاد اقوام میں ایک نیا درجہ حاصل کرنیوالا ہے۔

وعدول کا ایفاء

ہمارا فرض بالکل واضح تھا۔ قومیں آپس میں کوئی تصفیہ کرنے میں ناکام رہ گئیں۔ اور ان کی ناکامی نے آئینی ارتقاء کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ حائل کر دی۔ ایسی حالت میں حکومت کا فرض تھا۔ کہ حرکت میں آتی۔ لہذا ان وعدوں کے مطابق جو میں نے گول میز کانفرنس میں نمائندہ ہندوستانیوں کی پے درپے استدعاؤں کے جواب میں اور برطانوی پارلیمنٹ میں اپنے بیان کے مطابق کر رکھے تھے۔ آج حکومت صوبجاتی کونسلوں کی نیابت کے متعلق سکیم شائع کر رہی ہے جسے وہ مناسب وقت کے اندر اندر پارلیمنٹ میں پیش کر دیگی بشرطیکہ اس دوران میں قومیں باہم گفتگو کر کے کوئی بہتر سکیم نہ تیار کر لیں۔

باہمی تصفیہ قبول کر لیا جائیگا

ہم بے انتہا خوش ہونگے اگر مجوزہ مسودہ قانون کے پاس ہو جانے کے قبل قومیں آپس میں کوئی تصفیہ کر لیں۔ لیکن گذشتہ تجربے سے حکومت کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ مزید گفت و شنید کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ اور حکومت کسی گفت و شنید میں شریک نہیں ہو سکتی۔ تاہم حکومت اس امر پر بالکل آمادہ ہے کہ تمام اقوام متعلقہ ایک یا ایک سے زیادہ صوبوں یا کل برطانوی ہند کے متعلق متفقہ و متحدہ طور پر کوئی فیصلہ کر لیں۔ حکومت اپنے فیصلے کی بجائے اس فیصلے کو پارلیمنٹ میں پیش کر دیگی۔

اقلیتوں کا تحفظ اور جداگانہ انتخاب

حکومت کے فیصلے کی قدر و قیمت کا اندازہ کرنے کیلئے ان حالات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ جن میں یہ فیصلہ صادر کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ کئی سال سے جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کو اقلیتوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے لازمی اور ناگزیر سمجھا ہے۔ اسی وجہ سے آئینی ارتقا کے تمام گذشتہ مدارج میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب رائج رہے ہیں۔ حکومت کے نزدیک مخلوط انتخاب کا کوئی یکساں نظام خواہ کتنا ہی قابل ترجیح ہوتا۔ لیکن اس کے لئے ان تحفظات کو منسوخ کرنا قطعاً ناممکن تھا۔ جنہیں اقلیتیں اب تک بے انتہا اہم سمجھتی ہیں۔ ان اسباب کی تنقیح بالکل بے سود ہے۔ جو زمانہ ماضی میں ایسی صورت حال پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ میں تو اب مستقبل کا خیال کر رہا ہوں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ بڑی اور چھوٹی قومیں امن و محبت کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تاکہ آئیندہ تحفظات کی خاص صورتوں کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے۔ اس دوران میں حکومت مجبور ہے۔ کہ حقائق کے پیش نظر نیابت کے اس خاص طریق کو قائم رکھے۔

اچھوت اقوام اور عورتیں

اس فیصلے کی دو خصوصیتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک اچھوت قوموں کا مسئلہ ہے۔ دوسرے عورتوں کی نیابت حکومت کسی سکیم کو حق بجانب قرار نہیں دے سکتی تھی۔ جس میں ان دونوں طبقوں کی نیابت کا بندوبست نہ ہوتا۔ اچھوت قوموں کے متعلق ہمارا مقصد اولین یہ رہا ہے کہ ان کیلئے ان صوبجات کی قانونی کونسلوں میں جن میں انکی تعداد زیادہ ہے ان کے پسندیدہ نمائندوں کا بندوبست کر دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایسے انتہائی انتظامات کو حذف کر دیں۔ جو ان قوموں کی علیحدگی اور انقطاع کو دائمی بنا دیں۔ لہذا اچھوت قوموں کیلئے دو ترمیمی ہندو حلقہ ہائے انتخاب میں ووٹ دینگے لیکن حلقہ انتخاب ... [illegible]

ہندو	۱۰۹	(پانچ عورتیں)
اچھوت	۱۰	
پسماندہ علاقے	۱	
مسلمان	۳۰	(ایک عورت)
ہندوستانی عیسائی	۳	
اینگلو انڈین و یورپین	۵	
تجارت وغیرہ	۷	
بڑے زمیندار	۲	
یونیورسٹی	۱	
مزدور	۷	

سندھ بحالت علیحدگی

کل ارکان	۶۰	
ہندو	۱۹	(ایک عورت)
مسلمان	۳۴	(ایک عورت)
یورپین	۲	
تجارت	۲	
بڑے زمیندار	۲	
مزدور	۱	

صنعت و حرفت کی نشستیں

تجارت اور صنعت و حرفت کی نشستوں کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے کہ جن جماعتوں کے ذریعہ سے ان نشستوں کا انتخاب ہوگا۔ اگرچہ وہ اکثر حالتوں میں زیادہ تر انگریز یا زیادہ تر ہندوستانی ہیں۔ لیکن ان کا تعین آئین کے ذریعہ سے نہیں ہوگا۔ لہذا ہر صوبے کے متعلق یہ بتانا غیر ممکن ہے کہ یقینی طور پر کتنے انگریز یا کتنے ہندوستانی منتخب ہو سکیں گے۔ لیکن توقع ہے۔ کہ اعداد تقریباً یہ ہونگے

مدراس۔ چار انگریز دو ہندوستانی۔ بمبئی بہ شمول سندھ پانچ انگریز تین ہندوستانی۔ بنگال۔ چودہ انگریز پانچ ہندوستانی صوبجات متحدہ۔ دو انگریز ایک ہندوستانی۔ پنجاب ایک ہندوستانی۔ بہار و اڑیسہ دو انگریز دو ہندوستانی۔ صوبجات متوسط بہ شمول برار۔ ایک انگریز ایک ہندوستانی۔ آسام آٹھ انگریز تین ہندوستانی۔ بمبئی و سندھ کے بغیر۔ چار انگریز۔ تین ہندوستانی۔ سندھ ایک انگریز ایک ہندوستانی

متفرق امور

بمبئی میں سندھ شامل رہے یا نہ رہے۔ لیکن اس کی ہندو نشستوں میں سے سات مرہٹوں کے لئے مخصوص رہینگی اچھوتوں کے متعلق بنگال میں ابھی تک نشستیں مقرر نہیں کی گئیں لیکن ... [illegible] ہوگی۔ اس صورت میں ہندوؤں کی نشستیں بنگال میں ... [illegible] رہ جائیں گی۔ پنجاب میں بڑے بڑے زمینداروں کی نشستوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک نشست تمنداروں کی ہوگی۔ بقیہ چار نشستیں مخلوط انتخاب کے ذریعہ پر کی جائینگی۔ اغلب یہ ہے۔ کہ ان میں سے دو نشستیں مسلمان۔ پنجابی لینگے۔ ایک ہندو اور ایک سکھ۔ آسام میں ہندوؤں کی نشستوں کے ساتھ ایک نشست عورت کیلئے بھی رکھی گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ نشست شیلانگ کے غیر فرقہ وار حلقہ انتخاب کیلئے مختص ہوگی

لیکن آئندہ بیس سال تک کے لئے چند خاص نشستیں بھی رکھی جائیں گی۔ جو اچھوت قوموں کے ان خاص حلقہ ہائے انتخاب سے پر کی جائیں گی۔ جن میں ان کے ووٹروں کی تعداد زیادہ ہوگی اچھوت قوموں کے بعض افراد کو دو ووٹ کا حق دینا اس لحاظ سے بالکل حق بجانب ہے۔ کہ ان کے مطالبات موثر طریق پر ظاہر ہوسکیں۔ اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کی صورتیں محفوظ ہوسکیں

عورتوں کے ووٹ

عورتوں کے ووٹ کے متعلق سالہائے گزشتہ میں علی العموم تسلیم کیا جاچکا ہے۔ کہ ہندوستان میں نسوانی تحریک بھی ترقی و ارتقا کے سلسلے کی ایک ضروری کڑی ہے۔ یہ کہنا غالباً بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہندوستان دنیا میں اپنی خواہش کے مطابق درجہ عالی حاصل نہیں کرسکتا۔ تاوقتیکہ اس کی عورتیں تعلیم یافتہ اور ذی اثر شہریوں کی حیثیت سے اپنا فرض ادا نہ کریں۔ بلاشبہ اس امر پر سخت اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ کہ عورتوں کی نیابت کے لئے بھی فرقہ وار طریق اختیار کیا جائے۔ لیکن اگر یہ ناگزیر ہو۔ کہ عورتوں کے لئے عورتوں کی ہی حیثیت سے نشستیں محفوظ کی جائیں۔ اور عورتیں مختلف اقوام میں یکساں طور پر تقسیم شدہ ہوں تو موجودہ حالات میں اس کا کوئی متبادل موجود نہیں۔

توازن کی منصفانہ کوشش

ان تصریحات کے ساتھ میں اس سکیم کو اقوام ہند کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو ہندوستان کی موجودہ صورت حالات میں متصادم مطالبات و دعاوی کے درمیان توازن قائم رکھنے کی ایک منصفانہ و دیانتدارانہ کوشش ہے۔ گو اس وقت یہ سکیم ان قوموں میں سے کسی ایک کے بھی پورے مطالبات پر حاوی نہ ہو۔ لیکن انہیں چاہیئے۔ کہ اس کو قبول کریں۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے آئینی ارتقاء کے آئندہ مرحلے میں مسئلہ نیابت کے حل کی ایک قابل عمل سکیم ہے۔ انہیں اس سکیم پر غور کرتے وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے تو بار بار ان سے ایک ایسی سکیم کا مطالبہ کیا تھا جس پر سب مطمئن ہوں لیکن خود وہی اس میں ناکام رہے ہیں۔

آئینی ارتقا کی طرف توجہ کی ضرورت

اگرچہ خود ہندوستانی ہی اس مسئلہ کو حل کرسکتے ہیں۔ حکومت کو امید ہے۔ کہ اس کا یہ فیصلہ آئینی ترقی کے راستے سے ایک کانٹے کو دور کر دیگا۔ اور ہندوستانیوں کو اس امر کا موقع دیگا۔ کہ وہ ان امور تنقیح طلب پر اپنی توجہات کو مرتکز کرسکیں۔ جو آئینی اصلاحات کے سلسلے میں ابھی تک غیر منفصل پڑے ہیں۔ تمام ہندوستانی اقوام کے رہنماؤں کو ہندوستان کے آئینی ارتقاء کے اس نازک لمحے پر اپنے اس احساس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ فرقہ وارانہ اشتراک عمل ترقی کی شرط اولین ہے۔ اور ان رہنماؤں کا خاص فرض ہے۔ کہ جدید دستور کو چلانے کی ذمہ واری اپنے سر پر لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

کشمیر کے مظلومین بیواؤں اور یتیموں کیلئے چندہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ "کشمیر فنڈ" کے تسلسل میں ایک موصی نے یہ دریافت کیا ہے کہ آیا ان موصیوں کو جن کا چندہ وصیت ان کی ماہوار آمدنی کا ۱/۳ یا ۱/۲ ہے۔ ان سے بھی چندہ کشمیر فنڈ لیا جانا چاہیئے یا نہیں اس کے جواب میں یہ التماس ہے۔ کہ چندہ کشمیر فنڈ ہر ایک احمدی سے خواہ اس کی وصیت ۱/۲ حصہ یا اس سے بھی زیادہ ۱/۳ یا ۱/۲ حصہ کی ہو۔ لیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کے متعلق متواتر فرمایا ہے کہ ہر ایک احمدی کو اپنی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کرلینا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:- "ہماری جماعت کے دوست ایک پائی فی روپیہ ماہوار اپنے اوپر مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے لازم کرلیں۔" کیونکہ جو لوگ بارہ چودہ بلکہ پچیس تیس پائی فی روپیہ ماہوار چندہ دینے کے عادی ہیں۔ ان کے لئے ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور یہ کوئی بوجھ نہیں کیونکہ وہ عادی ہوچکے ہیں پھر فرمایا:- "جہاں جہاں بھی کوئی احمدی ہے خواہ جماعت کی صورت میں خواہ اکیلا۔ میں پھر اسے متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عظیم الشان کام سے غفلت نہ کرے یہ ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے جو اس وقت غفلت کرتا ہے۔ وہ عمر کا بہترین موقعہ ضائع کرتا ہے" حضور کے ان ارشادات کے ماتحت ہر ایک احمدی کے لئے خواہ موصی ہو۔ یا سولہواں حصہ چندہ کا ادا کرنے والا یا اس سے بھی کچھ کم ادا کرنے والا سب کے لئے یہ ارشاد ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار آمدنی پر مظلومین کشمیر کیلئے ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ لازم کرلے ذیل میں بعض احمدی احباب کی جد و جہد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) ایم عبدالرشید خان صاحب ضلع بریلی لکھتے ہیں:- "مجھے چندہ کشمیر فنڈ نہ بھیجنے کا افسوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ماہ میں ماہواری چندہ عام کے ساتھ چندہ کشمیر فنڈ بھی بشمول بقایا گزشتہ ماہ کے بھیج دونگا۔ اور آئندہ برابر بھیجتا رہوں گا۔ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصولی چندہ کی کوشش کروں گا۔

چوہدری عبدالرحیم صاحب لکھتے ہیں جماعت مزنگ بفضل خدا کشمیر کمیٹی کے لئے چندہ فراہم کر رہی ہے۔ نہ صرف احمدی احباب ہی حصہ لے رہے ہیں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصولی کی سعی کی جارہی ہے شیخ بشیر احمد صوفی علی محمد۔ میاں محمد یوسف۔ صوفی خدا بخش صاحبان اور خاکسار کے علاوہ خاکسار کی اہلیہ اور اہلیہ صوفی علی محمد صاحب بھی کشمیر فنڈ کے چندے کے فراہم کرنے میں سرگرم ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ جو ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہٰذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر سے پہلے بھیجیں انہیں حسب ذیل ادویہ میں چار آنے فی روپیہ رعایت دی جائیگی۔ تھوک خریداروں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

کنارسی روس امراض مخصوصہ میں بیحد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بے نظیر۔ چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنیوالی۔ مستورات کے ایام کی بے قاعدگی درد۔ کمی بیشی بے وقتی۔ اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے۔ مرض اٹھرا (اسقاط) میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ گولی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ میر فضل الرحمٰن صاحب نعمت الٰہی درویش منزل گلبائے گھیگری حیدر آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی ادویہ عجیب ہیں۔ خصوصاً معمر بوڑھوں کے لئے جنکا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہوگئی ہو آپکی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ معدہ درست ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی موٹا نہیں ہوا۔ سب سے بہتر و مفید کنارسی روس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو تین شیشی کے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کروں۔ قوت اچھی پیدا ہوگئی ہے۔

سرمہ نورانی امراض چشم میں بے حد مفید۔ خصوصاً ککروں کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بہت لوگوں نے اس کو استعمال کرکے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ ملٹری خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی ریلوے ایچ۔ پی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ نورانی عرصہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے۔ میں سات اپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں ایک دفعہ بجلی سے جلوایا تھا۔ لیکن تکلیف بدستور رہی بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی تھی۔ آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہوں گا۔ **عطریات**۔ ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بے نظیر ہیں ایک روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک۔ سب چیزوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

(گودبھری) حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کی ستر سالہ مجربہ مشہور عام رجسٹرڈ حب اٹھرا ہی ہے اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہو تو اپنے گھر میں حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو اپنی بے اولادی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر اولاد حاصل کر چکے ہیں۔ اٹھرا کیا ہے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں رجسٹرڈ حب اٹھرا رحم کی سب کمزوریاں دور کرتی ہے۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے حب اٹھرا حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔ بچہ خوبصورت مضبوط تندرست ذہین پیدا ہوتا ہے بچہ درد و قدرہ کیلئے تریاق ہے قیمت فی تولہ (عہ) مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف کیلئے صرف محصول معاف

المشتہر
نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

جناب!

برسات آگئی۔ بخار کا زور ہوگا
بخار کی چٹکی منگائیے قیمت عہ
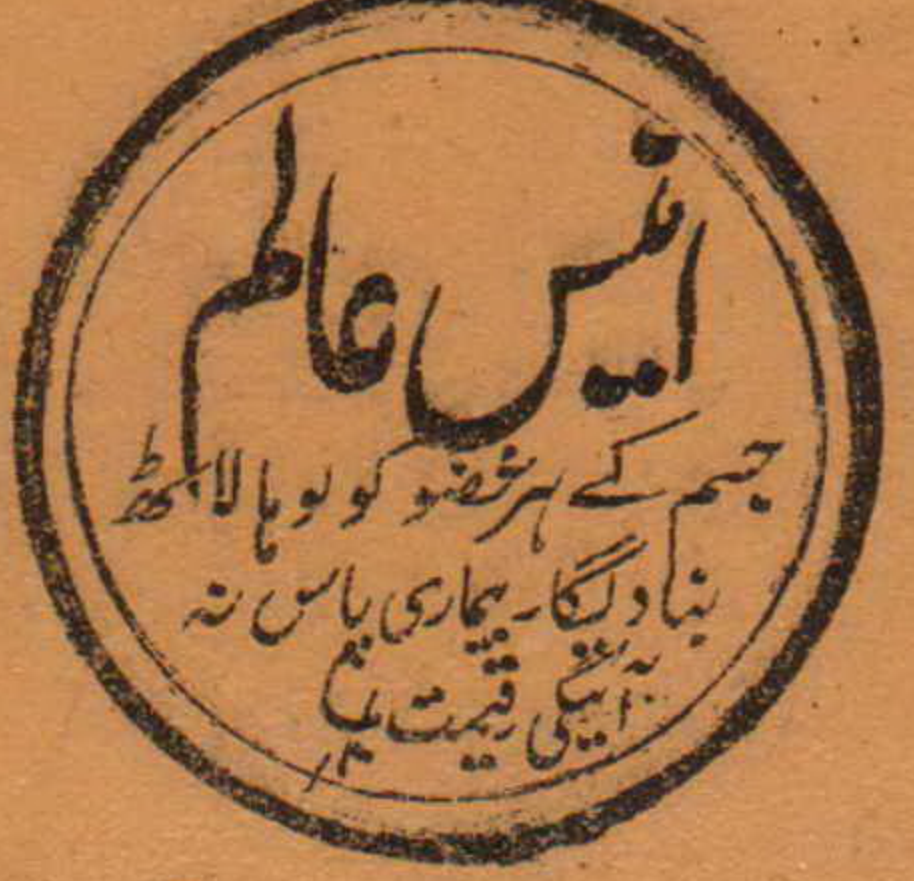
بواسیر خونی کیلئے مجرب دوا قیمت عہ فارم تشخیص انگریزی اردو فہرست مفت طلب فرمائیے۔ پتہ
ایم ایچ۔ احمدی ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس بیری اکبر پور کانپور

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت
بیروزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی کٹ پیس وغیرہ ہائے پارچہ (بزازی) کی گانٹھیں بمبئی کے تھوک نرخ پر منگوائیے۔ جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جاپانی امریکن۔ پاپلین۔ وائل رنگین و سادہ کریپ وغیرہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والا۔ ارزاں عام پسند نئے نئے ڈیزائن خوشنما وضع کا پارچہ ہوگا۔ جو بزازوں کی دکانوں پر سے اس نرخ پر نہ ملیگا۔ پردہ نشین مستورات بھی اس نفع بخش تجارت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھ ۱ مالیتی پچاس روپیہ ۲ پچیس روپیہ ۳ ڈہائی صد روپیہ منگا کر آزمائش کریں۔ ۲ و ۳ کا کرایہ مال گاڑی ہم ادا کریں گے۔ تازہ کٹ پیس لسٹ طلب کریں۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز چیک سرکل بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق ۱۸ اگست کو شملہ میں میاں احمد یار خاں صاحب دولتانہ کے مکان پر مسلم زعماء کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق یہ قرارداد منظور کی گئی کہ ملک معظم کی حکومت کے اعلان پر مسلمانوں کا یہ جلسہ انتہائی مایوسی کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ اس تصفیہ کے مطابق صوبہ پنجاب میں مسلمانوں کو مجلس قانون ساز میں جائز واضح اور قابل عمل حق اکثریت سے محروم کر دیا گیا ہے نیز قرار پایا کہ قوائے ملیہ کو منظم کیا جائے تاکہ اپنے جائز حقوق کے تحفظ اور حصول کے لئے آئینی رنگ میں زبردست جدوجہد کی جائے۔

ہز ایکسیلنسی کیپٹن سکندر حیات خاں قائم مقام گورنر پنجاب کے اعزاز میں ۲۲ اگست کو ہینڈرز ہوٹل لاہور میں وسیع پیمانہ پر ایک ڈنر دیا جانا تجویز ہوا ہے تاکہ تمام اقوام کے نمائندوں کو آپ کے استقبال کا موقع حاصل ہو سکے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸ اگست کو بعض کانگرسیوں نے ایک چھوٹا سا جلوس نکالا انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر بعض لوگوں نے جن میں رضاکار عورتیں بھی شامل تھیں ٹاؤن ہال میں داخل ہونے کی کوشش کی پولیس نے مزاحمت کی تو عورتیں زمین پر بیٹھ گئیں اور بعض نے خود ہی اپنے چہرے کو پیٹا۔ ادھر کانگرسیوں نے مشہور کر دیا کہ پولیس نے عورتوں پر لاٹھی چارج کیا ہے شہر کے متعدد سرکردہ اصحاب جو موقع پر موجود تھے انہوں نے اس کی تردید کی اور کانگرس کی یہ فتنہ انگیزی کارگر ثابت نہ ہوئی۔

صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۸ اکتوبر کو جدید کونسل ہال پشاور میں منعقد ہوگا

جیلوں کے نظم و نسق بابت ۱۹۳۱ء کے متعلق ایک سرکاری تبصرہ مظہر ہے کہ سال زیر تبصرہ میں ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کو جیلوں کی آبادی اتنی زیادہ ہوگئی کہ پہلے کبھی اتنی نہ ہوئی تھی یعنی قیدیوں کی گذشتہ زیادہ سے زیادہ تعداد سے آٹھ ہزار قیدی مزید ہوگئے۔ اس نمایاں اضافہ کی وجہ تحریک احرار تھی۔ تبصرہ میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ ۲۵۹۶ قیدیوں میں سے جنہیں صرف جرمانہ کی سزا دی گئی تھی ۱۶۵۵ قیدیوں نے جرمانے ادا نہ کئے بلکہ قید برداشت کرنا قبول کر لیا۔

مقدمہ سازش میرٹھ کی سماعت ۱۴ اگست سے ختم ہو گئی ہے۔ ملزموں کے متعلق جج نے کہا کہ بحیثیت مجموعی ان کی روش نمایاں طور پر عمدہ رہی ہے۔ فیصلہ محفوظ رکھا گیا ہے۔ جو یکم دسمبر کو سنایا جائیگا۔

حکومت نظام نے ایک ہندو مسٹر کرشنا آئنگر ریٹائرڈ اگزیکٹو انجینیر کے دو بہرے صاحبزادے کو پندرہ ہزار روپیہ قرضہ دینا منظور کیا ہے۔ وہ ایک سال قبل تعلیم کے لئے انگلستان گئے تھے۔ لیکن والد کی موت کے باعث تعلیم کا جاری رکھنا ان کے لئے غیر ممکن ہو گیا تھا اس پر حضور نظام کی حکومت نے ان کو تکمیل تعلیم کے لئے یہ قرض دینا منظور کیا۔ جو اسلامی رواداری کا بین ثبوت ہے

سر سی وی رامن مشہور ہندوستانی سائنس دان نے ۱۴ اگست کو بمبئی یونیورسٹی کے گریجویٹوں کے سامنے کنوکیشن کے موقع پر تقریر کی جس میں کہا کہ ہماری تعلیم کا طریقہ بہت ناقص ہے میں چاہتا ہوں کہ سائنس کو شروع ہی سے تعلیم کا بنیادی اصول قرار دیا جائے کیونکہ ہندوستان کی ترقی سائنس کی تعلیم میں مضمر ہے۔

شملہ سے ۱۸ اگست کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے حکومت بنگال کے مشورہ سے بنگال میں انقلابیوں کی سرگرمیوں پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افسران کے قتل کی وارداتیں بدستور ہو رہی ہیں سیاسی ڈکیتیوں۔ ڈاک لوٹنے اور اسلحہ وغیرہ کی چوری کی وارداتوں میں بھی کمی نہیں ہوئی اس لئے حکومت بنگال کی سفارش پر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پریذیڈنسی کی فوجی طاقت کو بہت زیادہ مضبوط کیا جائے چنانچہ آئندہ موسم سرما میں ہندوستانی پیادہ فوج کی چھ بٹالین اور ایک برطانی بٹالین بنگال کو بھیج دی جائیں گی اور ان کا قیام اس وقت تک وہاں رہیگا جب تک حالات متقاضی ہوئے۔

مسٹر ابھیانکر سی پی کانگرس کے پہلے ڈکٹیٹر ناگپور جیل سے ۱۸ اگست کو رہا کر دئے گئے۔ آپ کی یہ رہائی خرابی صحت کی وجہ سے وقوع میں آئی ہے جس کی تصدیق ایک طبی بورڈ نے کی۔

جرمنی تجارت کو سرکاری اعداد و شمار کے مطابق موجودہ سال میں سخت نقصان پہنچا ہے۔ جولائی تک کل برآمد تینتالیس کروڑ تیس لاکھ مارکس اور درآمد تین کروڑ چھیاسٹھ لاکھ رہی۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال ماہ جولائی تک برآمد بیاسی کروڑ ستر لاکھ مارکس اور درآمد چھپن کروڑ بیس لاکھ مارکس تھی۔

برمی باغیوں پر رنگون میں جو مقدمہ چل رہا تھا ۱۷ اگست کو اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اٹھارہ ملزموں میں سے ۹ کو سزائے موت دی گئی۔ ۳ کو جن میں ایک عورت اور ایک مذہبی پیشوا بھی شامل ہے عمر قید کی سزا ملی۔ اور باقی ملزموں کو ایک سال سے پانچ سال تک مختلف میعاد قید کی سزا دی گئی۔

اخبار زمیندار کے بعض سابق ملازمین نے ۱۸ اگست کو عدالت خفیفہ لاہور میں درخواست دی کہ مالک اخبار کو دیوالیہ قرار دیا جائے جج نے درخواست داخل کر لی اور درخواست کنندگان کو حکم دیا کہ طلبانہ کے روپے داخل کریں تاکہ مالک زمیندار کے نام نوٹس جاری کیا جائے کہ وہ حاضر عدالت ہو کر وجہ بیان کرے کہ کیوں اسے دیوالیہ نہ قرار دیا جائے نیز ایک اور درخواست دی گئی کہ جب تک اس درخواست کا فیصلہ نہ ہو زمیندار لیمیٹڈ کمپنی کا کاروبار اور حصوں کی فروخت حکماً بند کر دی جائے۔

مہاراجہ صاحب الور کے متعلق دہلی سے ۱۸ اگست کی اطلاع ہے کہ آپ نے الور یونین کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے دو لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی کا اعلان کیا نیز کہا کہ ریاست میں مذہبی تعلیم کا انتظام چھ ماہ کے لئے تجربہ کے طور پر یونین کے سپرد کر دیا جائیگا۔ خاتمہ پر آپ نے ان مسلمانوں کو جو الور میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر برطانوی ہند میں چلے آئے ہیں عام معافی دینے کا اعلان کیا اور امید ظاہر کی کہ اب وہ واپس آجائیں گے۔

سری نگر کی ایک اطلاع ہے کہ گذشتہ سال جو سکھ پولیس میں عارضی طور پر بھرتی کئے گئے تھے اور جن کو حال ہی میں برطرف کیا گیا ہے انہوں نے ۱۸ اگست کو گلاب بھون محل کے سامنے ستیہ گرہ کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انہیں راستہ میں ہی روک لیا گیا اور انہیں منتشر کر کے یقین دلایا گیا کہ جگہ خالی ہوتے پر دوبارہ بھرتی کر لیا جائیگا۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا ۲۰ اگست کو دہلی میں اجلاس ہوا۔ اور فرقہ وار مسئلہ کے اعلان پر غور و خوض کرتے ہوئے پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت کی عدم منظوری پر متفقاً بحث کی گئی۔ نیز صوبہ سرحد میں ہندوؤں کو بیجا زائد از استحقاق نیابت کی منظوری دینے پر سخت نکتہ چینی کیگئی۔ علیحدگی سندھ پر بھی عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

اکبری منڈی لاہور کے پانچ مسلمان جن کے خلاف یہ الزام تھا کہ انہوں نے ۲۷ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ہندو مسلم فساد کے دوران میں جلوس میں سے نکل کر دو ہندوؤں کی دوکانات کو جو اکبری منڈی میں واقع ہیں لوٹا اور مالکان کو شدید ضربات پہنچائیں ۲۰ اگست کو سشن جج لاہور نے بری کر دئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی